قادیانی سوالات کا
عالمانہ محاسبہ

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول قاسمی

قادیانی سوالات کا عالمانہ محاسبہ

علامہ مفتی پیر سائیں غلام رسول قاسمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ

وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْد

قادیانی سوال:۔ عربی زبان کے محاورہ کے مطابق خاتم النبیین کے معنی سب سے افضل اور بزرگ ترین نبی کے ہیں۔ جو نبیوں کا مصدق اور زینت ہو اور جس کی کامل اتباع سے خادم اور امتی نبوت کا فیضان جاری ہو۔ قرآن کی متعدد آیات اور احادیث یہی مفہوم بیان کرتی ہیں۔

جواب:۔ آپ کی اس بات میں کئی غلطیاں اور خرابیاں ہیں۔ آپ نے بڑے اعتماد کے ساتھ عربی زبان کے محاورے میں خاتم کا معنی افضل اور بزرگ ترین قرار دے دیا ہے مگر اس کا کوئی ثبوت اور کوئی حوالہ نہیں دیا۔ پھر آپ نے نبی کریم ﷺ کی احادیث سے بھی منہ موڑا ہے۔ ہم سب باتوں کا باحوالہ جواب عرض کرتے ہیں:

عام لغت سے حوالہ:

۱۔ صحاح میں ہے کہ ختم اللہ لہ بخیر اللہ اس کا خاتمہ بالخیر کرے۔ وختمت القرآن بلغت آخرہ میں نے قرآن ختم کیا یعنی اس کے آخر تک پہنچ گیا۔

۲۔ لسان العرب میں ہے کہ ختام القوم وخاتَمھم وخاتِمھم آخرھم یعنی قوم کے آخری فرد کو خاتم القوم کہتے ہیں۔

۳۔ المنجد میں ہے کہ:

جب کسی چیز کے اوپر ختم آئے یعنی ختم الشی وعلیہ تو اس کا معنی ہے مہر لگانا۔

جب کسی عمل کو ختم کرنا آئے یعنی ختم العمل تو اس کا معنی ہے کسی کام سے فراغت حاصل کرنا۔

جب کتاب ختم کی جائے یعنی ختم الکتاب تو اس کا معنی ہے کتاب پوری پڑھ لینا۔

جب برتن کے لیے استعمال ہو یعنی ختم الاناء تو اس کا معنی ہے برتن کو مٹی وغیرہ سے بند کرنا۔

جب دروازے کے لیے استعمال ہو یعنی ختم علیک بابہ تو اس کا معنی ہے دروازہ بند کرنا۔ اور منہ موڑ لینا۔

جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اچھائی ملنے پر استعمال ہو یعنی ختم اللہ لہ بالخیر تو اس کا معنی ہے اللہ نے اس کا انجام اور خاتمہ اچھا کیا۔

جب کسی کے دل پر استعمال ہو یعنی ختم اللہ علیٰ قلبہ تو اسکا معنی ہے بے سمجھ بنانا۔

جب مبالغے کے ساتھ استعمال ہو یعنی خَتَّمَ تو اس کا معنی ہے اچھی طرح ختم کرنا۔

جب ختّمہ آئے اس کا معنی ہے انگوٹھی پہنانا۔

اختم الکتاب کا معنی ہے کتاب کے خاتمہ پر پہنچنا۔

الختم کا معنی ہے مہر۔

اختتام کا معنی ہے پورا کرنا۔

خاتِم کا معنی ہے انگوٹھی، مہر، ہر چیز کا انجام، گدی کا گڑھا، ٹانگوں کی تھوڑی سفیدی۔

الخاتمہ کا معنی ہے انجام، اس کی جمع خواتیم ہے۔

لغت کے ان تمام حوالہ جات میں کہیں بھی خاتم کا معنی افضل نہیں کیا گیا بلکہ آخری کیا گیا ہے۔

قرآنی لغت سے حوالہ:

دنیا میں قرآنی لغت کی سب سے اچھی کتاب مفردات راغب میں اس لفظ کا استعمال مختلف آیات میں دکھایا گیا ہے اور ہر جگہ سیاق وسباق کی روشنی میں اس کا الگ معنی بیان کیا گیا ہے، اور اصول بھی یہی ہے کہ کوئی بھی لفظ اپنے معانی کو ظاہر کرنے میں کلام کا آگا پیچھا ملحوظ رکھتا ہے۔ چنانچہ امام راغب علیہ الرحمہ قرآن میں مختلف مقامات پر ختم کے مختلف معانی لکھتے ہیں اور آیت خاتم النّبیین پر پہنچے ہیں تو لکھا ہے کہ: خاتم النبیین :لانہ ختم النبوۃ ای تممھا بمجیئہٖ یعنی خاتم النّبیین سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ نے نبوت کو ختم کر دیا یعنی اپنے آ جانے کے بعد اسے تمام کر دیا (مفرداتِ راغب صفحہ ۱۴۲)۔ یہاں بھی خاتم کا معنی افضل نہیں بلکہ آخری، ختم کرنے والا اور تمام کرنے والا ہے۔

تفاسیرِ قرآن سے حوالہ:

۱۔ علامہ ابن جریر طبری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ای ختم النبوۃ وطبع علیھا ، فلا تفتح لاحد بعدہ الی یوم القیامۃ یعنی نبوت ختم کر دی اور اس پر ایسی مہر لگا دی کہ اب قیامت کے دن تک کسی کے لیے نہیں کھلے گی۔

حضرت قتادہ علیہ الرحمہ کا قول لکھتے ہیں: ای آخرھم یعنی خاتم سے مراد آخری ہے۔

آگے لکھتے ہیں کہ خاتم کا معنی ہے انبیاء کو ختم کرنے والا اور خاتَم کا معنی ہے آخر النبیین (تفسیر ابنِ جریر طبری

جلد۱۲صفحہ۲۰)۔

۲۔ معروف درسی کتاب جلالین جو عرصہ دراز سے مدارس میں پڑھائی جارہی ہے،اس میں ہے کہ: خاتم النبیین :فلا یکون له ابن رجل بعده یکون نبیا وفی قرأه بفتح التاء کالة الختم ای به ختموا یعنی خاتم النبیین سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کا کوئی بیٹا جوانی تک نہ پہنچا جو آپ ﷺ کے بعد نبی ہوتا۔ایک قرأۃ تا کی زبر کے ساتھ بھی ہے جیسے ختم کا آلہ ہوتا ہے،مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کے ذریعے انبیاء ختم کیے گئے۔

اس کے فوراً بعد و کان الله بکل شیء علیما کے تحت لکھتے ہیں کہ بان لا نبی بعده واذا نزل السید عیسیٰ یحکم بشریعته یعنی اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو آپ ﷺ کی شریعت کے مطابق فیصلے کریں گے(جلالین صفحہ ۳۵۵)۔

۳۔ تفسیر بغوی میں ہے کہ خاتم ای آخرهم یعنی خاتم سے مراد آخری ہے(بغوی جلد ۳ صفحہ ۵۳۳)۔

۴۔ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: خاتم النبیین :وذلک لان النبی الذی یکون بعده نبی ان ترک شیئا من النصیحة والبیان یستدرکه من یاتی بعده ، واما من لا نبی بعده یکون اشفق علیٰ امته واهدی لهم و اجدیٰ ، اذهو کوالد لولده الذی لیس له غیره من احد یعنی نبی کریم ﷺ خاتم النبیین اس لیے ہیں کہ جس نبی کے بعد کسی دوسرے نبی نے آنا ہوا گر وہ نصیحت اور بیان میں سے کوئی چیز ترک کر جائے تو بعد میں آنے والا اس کمی کو پورا کر دیتا ہے،لیکن جس نبی کے بعد کوئی نبی نہ ہو وہ اپنی امت پر سب سے زیادہ شفیق اور ان کے لیے سب سے بڑا ہادی ہوتا ہے،وہ ان کے لیے اس باپ کی طرح ہوتا ہے جو اپنی اولاد کا اکیلا ذمہ دار ہو(تفسیر کبیر جلد ۹ صفحہ ۱۷۱)۔

۵۔ بیضاوی میں ہے کہ: خاتم النبیین وآخرهم الذی ختمهم او ختموا به ولا یقدح فیه نزول عیسیٰ بعده لانه اذا نزل کان علی دینه مع ان المراد منه انه آخر من نبی یعنی خاتم النبیین کا معنی ہے آخری نبی،جس نے انہیں ختم کیا یا اس کے ذریعے سے نبی ختم کیے گئے۔یہ بات نزولِ عیسیٰ کے خلاف نہیں،اس لیے کہ جب وہ نازل ہوں گے تو آپ ﷺ کے دین پر ہوں گے،نیز ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ سب سے آخر میں نبی بنائے گئے(بیضاوی جلد ۲ صفحہ ۲۴۷)۔

۶۔ قرطبی میں ہے کہ:هذه الالفاظ عند جماعة علماء الامة خلفاو سلفا متلقاة علی العموم التام مقتضیه نصا انه لا نبی بعده ﷺ یعنی قرآن کے یہ الفاظ امت کے اگلے پچھلے تمام علماء کے نزدیک تواتر کے ساتھ اپنے کامل عموم پر محمول ہیں،اس کا بطورِ نص یہی تقاضا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں(قرطبی جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۳)۔

۷۔ ابن کثیر میں ہے کہ: و قد اخبر تبارک و تعالیٰ فی کتابه ، و رسوله صلی الله علیه وسلم فی

السنة المتواترة عنه انه لا نبی بعده لیعلموا ان کل من ادعیٰ ھذا المقام بعده فھو کذاب افاک د جال ضال مضل ولو تخرق و شعبد یعنی بلاشبہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں خبر دی ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سنت متواترہ میں بیان فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں تا کہ لوگ جان لیں کہ ہر وہ شخص جس نے آپ ﷺ کے بعد اس مقام کا دعویٰ کیا وہ جھوٹا ہے، الزام تراش ہے، دجال ہے، گمراہ ہے، گمراہ کن ہے خواہ خرق عادت اور شعبدہ بازیاں کر کے دکھاتا پھرے (ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۴۶۷)۔

۸۔ البحر المحیط میں ہے کہ: ختمھم ای جآء آخرھم یعنی نبیوں کو ختم کیا کا معنی ہے ان کے آخر میں آئے (البحر المحیط جلد ۷ صفحہ ۲۳۶)۔

آگے لکھتے ہیں: روی عنہ علیہ السلام الفاظ تقتضی نصا انه لا نبی بعده صلی اللہ علیه وسلم والمعنی انه لا یتنبا احد بعده ولا یرد نزول عیسیٰ آخر الزمان لانه ممن نبی قبله و ینزل عاملا علی شریعة محمد صلی اللہ علیه وسلم یعنی آپ ﷺ سے ایسے شفاف الفاظ مروی ہیں جو نص کے طور پر تقاضا کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی بنایا نہیں جائے گا۔ یہ بات آخری زمانے میں نزول عیسیٰ کے خلاف نہیں اس لیے کہ وہ آپ ﷺ سے پہلے نبی بنا دیے گئے تھے اور جب نازل ہوں گے تو شریعت محمدی پر عمل کریں گے (البحر المحیط جلد ۷ صفحہ ۲۳۶)۔

۹۔ خازن میں ہے: خاتم النبیین ختم اللہ بھا النبوة فلا نبوة بعده ای ولا معه ان عیسیٰ ممن نبی قبله یعنی خاتم النبیین کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے سے نبوت کو ختم کر دیا ہے لہذا آپ کے بعد کوئی نبوت نہیں اور نہ ہی آپ کے ساتھ کوئی نبی تھا اور عیسیٰ علیہ السلام آپ سے پہلے نبی بنا دیے گئے ہیں (خازن جلد ۳ صفحہ ۵۰۲)۔

اس کے حاشیہ پر تفسیر مدارک موجود ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں: خاتم النبیین بمعنی الطابع ای آخرھم یعنی لا ینباء احدبعده و عیسیٰ ممن نبی قبله یعنی خاتم کا معنی طابع یعنی آخری ہے۔ مراد یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا اور عیسیٰ آپ سے پہلے نبی بنا دیے گئے ہیں (مدارک علی ہامش خازن جلد ۳ صفحہ ۵۰۲)۔

۱۰۔ روح المعانی میں ہے کہ: کونه علیه السلام خاتم النبیین مما نطقت به الکتاب و صدعت به السنة و اجمعت علیه الامة فیکفر مدعی خلافه و یقتل ان اصر یعنی آپ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ان چیزوں میں سے ہے جنکے بارے میں کتاب نے بول کر بتایا ہے اور سنت نے اس کی وضاحت کر دی ہے اور امت کا اس پر اجماع ہے، لہذا اسکے خلاف دعویٰ کرنے والا کافر ہے اور اگر بعض نہ آئے تو اسے قتل کیا جائے گا (روح المعانی جلد ۲۲ صفحہ ۳۹)۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں: و الخاتم اسم آلة لما یختم به کالطابع لما یطبع به فمعنی خاتم النبیین الذی

ختم النبیون به ومآله آخر النبیین یعنی خاتم اسم آلہ ہے جس سے ختم کیا جائے، جیسے طابع ہوتا ہے جس سے طبع کیا جائے، لہذا خاتم النبیین وہ ہوا جسکے ذریعے سے نبیوں کو ختم کیا گیا اور اس سے مراد آخر النبیین ہے (روح المعانی جلد۲۲ صفحہ۳۲)۔

تیسری جگہ فرماتے ہیں: المراد بکونه علیه السلام خاتم النبیین انقطاع وصف النبوۃ فی احد من الثقلین بعد تحلیه علیه السلام فی هذا النشاۃ یعنی آپ علیہ السلام کے خاتم النبیین ہونے سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کے اس دنیا میں جلوہ افروز ہو جانے کے بعد ثقلین میں سے کسی ایک کا بھی وصف نبوت سے متصف ہونا منقطع ہو چکا ہے۔

(روح المعانی جلد۲۲ صفحہ۳۲)۔

مفسرین کی عبارات کو بار بار پڑھیے، ہر ایک کا انداز جداگانہ ہے۔ ان میں سے کسی ایک نے بھی خاتم کا معنی افضل نہیں کیا۔ نیز خاتم کا معنی صاف لفظوں میں آخری لکھا اور فرمایا کہ قیامت تک اس مہر کو توڑا نہیں جا سکتا۔ نیز نزول مسیح کو ختم نبوت کے منافی سمجھنے والوں کا منہ بند کر دیا، نیز خاتم کا معنی آخری لکھا، نیز امام رازی علیہ الرحمہ نے عقلی طور پر بھی خاتم بمعنی آخری ثابت کر دیا اور بعد میں کسی نے نبی کو ماننا باپ بدلنے کے مترادف قرار دیا۔

عربی زبان کا قاعدہ:

عربی زبان کا قاعدہ یہ ہے کہ خاتم کی اضافت جب جماعت کی طرف ہو تو اس سے مراد ہمیشہ آخری ہوتی ہے۔ النبیین چونکہ جماعت ہے لہذا خاتم النبیین سے مراد آخری نبی ہوئی۔

مرزا قادیانی کا اعتراف:

خود مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: میرے بعد میرے والدین کے گھر کوئی لڑکی یا لڑکا پیدا نہیں ہوا۔ اور میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا (تریاق القلوب صفحہ۳۵۱)۔ مرزا قادیانی نے خاتم الاولاد کا معنی آخری بچہ لکھ کر ایسا واضح اعتراف کیا ہے کہ قادیانی قیامت تک اس عذاب سے جان نہیں چھڑا سکتے۔

اب احادیث کی طرف آیئے:

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ پر قرآن اسی لیے نازل کیا ہے کہ آپ اس کا مطلب واضح کریں۔ اللہ کریم فرماتا ہے: انزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیهم یعنی اے محبوب ہم نے آپ پر قرآن اس لیے نازل کیا ہے کہ آپ لوگوں پر واضح کریں جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا ہے (النحل:۴۴)۔

اب فرمایئے آپ نے نبی کریم ﷺ کی بے شمار احادیث نقل کرنے سے کیوں گریز کیا؟ اور صرف لغت کا سہارا کیوں لیا؟ جن احادیث سے آپ نے آنکھیں چرائی ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں۔ ہر حدیث کے الفاظ پر غور کرنا اور اپنا خود ساختہ خاتم بمعنی

افضل والا خیال بھی ذہن میں رکھنا۔

حدیث نمبر۱: کَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُھُمُ الْاَنْبِیَاءُ کُلَّمَا ھَلَکَ نَبِیٌّ خَلَفَہٗ نَبِیٌّ وَاِنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَیَکُوْنُ خُلَفَاءُ فَیَکْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا ذَا تَأْمُرُنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فُوْا بَیْعَۃَ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْا حَقَّھُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ سَائِلُھُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاھُمْ (بخاری جلد ا صفحہ ۴۹۱، مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۲۶، مشکوٰۃ صفحہ ۳۲۰، المستند صفحہ ۶)۔

ترجمہ:۔ بنی اسرائیل میں لوگوں کی اصلاح کا کام انبیاء کے ذمے تھا۔ ایک نبی کے بعد دوسرا نبی آ جاتا تھا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ بلکہ اب خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! پھر ہمارے لیے کیا حکم ہے۔ فرمایا پہلے کی بیعت نبھاؤ بس پہلے کی بیعت نبھاؤ۔ تم انکا حق ادا کرتے رہو۔ اللہ ان سے ان کی رعایا کے بارے میں خود پوچھ لے گا۔ اس حدیث میں ختم نبوت کی وضاحت چار طرح سے کر دی گئی ہے۔

(ا) بنی اسرائیل کے پے در پے آنے والے انبیاء علیہم السلام کی بجائے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے الفاظ فرمائے گئے۔ ظاہر ہے پے در پے آنے والے انبیاء سب کے سب نئی شریعت لے کر نہیں آتے تھے۔ اب ان کی بجائے لا نبی بعدی فرمایا تو مطلب یہ ہوا کہ نئی شریعت والا نبی ہو یا پہلی شریعت کا تابع نبی ہو، دونوں کا آنا ممنوع ہے۔

(ب) آنے والوں کے لیے انبیاء کی بجائے خلفاء کا لفظ استعمال فرمانا اس بات کا سیدھا سیدھا ثبوت ہے کہ اب نبوت بند ہے اور خلافت جاری ہے۔

(ج) خلفاء کے لیے ''کثرت'' کا لفظ بھی اس بات کو واضح کر رہا ہے کہ خلفاء سے مراد انبیاء نہیں ہیں۔ ورنہ چودہ سو سال میں کثرت سے انبیاء آ چکے ہوتے۔

(د) ''پہلے خلیفہ کی بیعت نبھانے'' کے الفاظ سے معلوم ہوا کہ ایک ہی شخص کئی خلفاء کا زمانہ پائے گا۔ خلفاء کا یہ تسلسل بھی ختم نبوت میں کسی ظلی اور بروزی رخنہ اندازی کی اجازت نہیں دیتا۔

(ہ) ''تم اُن کا حق ادا کرتے رہو۔ اللہ اُن سے اُن کی رعایا کے بارے میں خود پوچھ لے گا''۔ اِن الفاظ سے معلوم ہوا کہ ان خلفاء سے خطا کے سرزد ہونے کا امکان ہوگا اور وہ معصوم نہیں ہوں گے اور جو معصوم نہ ہو وہ نبی نہیں ہوتا۔

حدیث نمبر۲: اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتًا فَاَحْسَنَہٗ وَاَجْمَلَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِنْ زَاوِیَۃٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِہٖ وَیَتَعَجَّبُوْنَ لَہٗ وَیَقُوْلُوْنَ ھَلَّا وُضِعَتْ ھٰذِہِ اللَّبِنَۃُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ (بخاری جلد ا صفحہ ۵۰۱، مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۴۸، ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۰۲، المستند صفحہ ۷)۔

ترجمہ:۔ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی نے حسین و جمیل محل بنایا ہو مگر کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ہو۔ لوگ آ کر اس محل میں گھوم پھر کر دیکھتے ہیں اور اس کی خوبصورتی پر حیران ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایک

اینٹ کی جگہ کیوں خالی ہے۔بس میں وہ آخری اینٹ ہوں۔اور میں خاتم النبیین ہوں۔

ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ:فجئت انا فاتممت تلک اللبنة یعنی میں آیا اور میں نے وہ اینٹ مکمل کر دی (ابن ابی شیبہ جلد ۷ صفحہ ۴۳۹)۔

ایک اور حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ: فانا موضع اللبنة جئت و ختمت الانبیاء یعنی میں اس اینٹ کی جگہ پر ہوں، میں آیا اور انبیاء کو ختم کر دیا (ابن ابی شیبہ جلد ۷ صفحہ ۴۳۹)۔

حدیث نمبر ۳: اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِی وَ لَا نَبِیَّ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۵۳، المستدر صفحہ ۷)۔

ترجمہ:۔ بلاشبہ رسالت اور نبوت دونوں منقطع ہو چکی ہیں۔اب میرے بعد نہ تو کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔

حدیث نمبر ۴: اَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَیْسَ بَعْدَهٗ اَحَدٌ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۶۱، المستدر صفحہ ۷)۔

ترجمہ:۔ میں عاقب ہوں، اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو، ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد ایک بھی نہ ہو۔

حدیث نمبر ۵: و جعلنی فاتحا و خاتما یعنی اللہ نے مجھے کھولنے والا اور بند کرنے والا بنایا ہے (شفاء جلد ۱ صفحہ ۱۱۰)۔

حدیث نمبر ۶: جئت و ختمت الانبیاء یعنی میں آیا اور میں نے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا (مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۴۸)۔

ہم نے بے شمار احادیث میں سے صرف چند احادیث باحوالہ لکھی ہیں۔بعض دیگر احادیث کی صورت حال مختصراً اس طرح ہے۔اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)۔علی میرے لیے اسی طرح ہے جس طرح موسیٰ کے لیے ہارون مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں (بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۲۶، مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۷۸) میں اور قیامت اس طرح ہیں جس طرح یہ دو انگلیاں جڑی ہوئی ہیں (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۶۳، مسلم جلد ۲ صفحہ ۴۰۶)۔سب سے پہلے نبی آدم ہیں اور آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (دیلمی)۔میرے بعد تیس جھوٹے شخص ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۴۵، بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۰۹، مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۹۷، ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۲۸)۔اس حدیث میں حبیب کریم ﷺ کے الفاظ یہ ہیں کہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔خاتم النبیین کے فوراً بعد لا نبی بعدی فرمانے کا کیا مطلب ہوا؟ کیا یہ جملہ مربوط ہے کہ میں افضل نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں؟

تمام دلائل کو مدنظر رکھ کر بات کرنی چاہیے۔ہر دور میں ہر باطل طبقے کا یہی رویہ رہا ہے کہ پوری بات میں سے اپنی مرضی کا ٹکڑا کاٹ لیتے ہیں اور اسے میدان استدلال میں اتار دیتے ہیں، پوری صورت حال کو سامنے رکھ کر امت یہ فیصلہ دے چکی ہے کہ خاتم النبیین اور لا نبی بعدی میں کسی ہیرا پھیری کی اجازت نہیں۔قاضی عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اِجْتَمَعَتِ الْاُمَّةُ عَلٰى حَمْلِ هٰذَا الْكَلَامِ عَلٰى ظَاهِرِهٖ وَاَنَّ مَفْهُوْمَهُ الْمُرَادَ بِهٖ دُوْنَ تَاوِيْلٍ وَلَا تَخْصِيْصٍ یعنی پوری اُمت کا اس پر اجماع ہے کہ خاتم النبیین اور لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے الفاظ اپنے ظاہر پر محمول ہیں اور ان میں کسی قسم کی تاویل اور تخصیص جائز نہیں (الشفاء جلد ۲ صفحہ ۲۴۷)۔

قادیانی سوال:۔ بعض لوگ لا نبی بعدی کا قرآن کے بالکل خلاف یہ ترجمہ کرتے ہیں حضور ﷺ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آ سکتا۔ زوجہ رسول ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: لوگو آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین تو کہو مگر ہرگز یہ نہ کہو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

جواب:۔

۱۔ تھوڑی سی حاضر دماغی کے ساتھ قادیانیوں کا سوال دوبارہ پڑھیے، آپ کو ہنسی آ جائے گی۔ سوال میں نبی کریم ﷺ کا فرمان نقل کیا گیا ہے لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اگلے جملے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول نقل کیا گیا ہے کہ لا تقولوا لا نبی بعدہ یعنی لا نبی بعدہ مت کہو۔

قادیانی حضرات بتائیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ لا نبی بعدی کہو۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول آپ نقل کر رہے ہیں کہ لا نبی بعدی مت کہو۔ یہ تضاد آپ نے کیوں کھڑا کیا؟

۲۔ آپ نے کہا لا نبی بعدی کا معنی قرآن کے خلاف مت کرو۔ پھر آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے کہا لا نبی بعدی سرے سے ہی مت کہو۔ بتایئے ان دو باتوں میں سے کون سی بات صحیح ہے؟

۳۔ تیسری بات یہ بتایئے کہ کتابوں میں اس قول کی توجیہ موجود ہے کہ ام المومنین رضی اللہ عنہ نے یہ بات حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نزول کے پیش نظر فرمائی ہے (تکملہ مجمع البحار جلد ۵ صفحہ ۵۰۲)۔ آپ اس بات کو کیوں ہضم کر گئے۔

۴۔ چوتھی بات یہ بتایئے کہ آپ نے اس سوالنامے میں ملا محمد طاہر گجراتی کی کتاب مجمع البحار کا حوالہ خود بھی دیا ہے۔ مجمع البحار کے اسی صفحے پر لکھا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے یہ بات حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نزول کے پیشِ نظر فرمائی ہے، آپ نے ساری بات کیوں نہ لکھی اور دیانت داری سے کام کیوں نہ لیا؟

۵۔ پانچویں بات یہ بتایئے کہ آپ کو حدیث لا نبی بعدی کا مفہوم قرآن کے خلاف نظر آنے لگا مگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول حضور کریم ﷺ کی احادیث کے خلاف کیوں نظر نہ آیا۔

۶۔ قادیانیوں کے اس سوال کا تحقیقی جواب یہ ہے کہ یہ بات حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تشریف آوری کے پیش نظر کہی گئی ہے اور اگلے علماء خود ان باتوں کی وضاحت کر چکے ہیں۔

۷۔ قادیانیوں نے خود درِ منثور کا حوالہ دیا ہے، حالانکہ اس کتاب کے اسی صفحے پر اسی عبارت کے بعد حضرت مغیرہ بن

شعبہ ﷺ کی طرف سے یہ وضاحت بھی موجود ہے کہ فانا کنا نحدث ان عیسی علیہ السلام خارج فان ھو خرج فقد کان قبلہ و بعدہ یعنی ہم لوگ حدیثیں بیان کرتے تھے کہ عیسی علیہ السلام آنے والے ہیں، اگر وہ آ گئے تو وہ حضور ﷺ سے پہلے بھی تھے اور بعد میں بھی ہوں گے (درِ منثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴)۔

۸۔ درِ منثور کی یہ عبارت جسے آپ نے چھپایا تھا، بتا رہی ہے کہ یہ قول نزول مسیح کے پیش نظر فرمایا گیا ہے۔ نیز قادیانیوں کے لیے ایک مصیبت مزید کھڑی ہو گئی کہ اس میں جس عیسیٰ علیہ السلام کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے پہلے مانا گیا ہے اسی کو بعد میں بھی مانا گیا ہے جس سے مرزا صاحب کا بستر گول ہو گیا۔

۹۔ خود ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حدیث روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لا یبقی بعدی من النبوۃ شی الا المبشرات الحدیث یعنی میرے بعد نبوت میں سے کچھ نہیں بچا سوائے سچے خوابوں کے (مسندِ احمد جلد ۶ صفحہ ۱۴۶)۔

۱۰۔ آخر میں قادیانی مذہب کے پیشوا محمد علی لاہوری کی تحقیق بھی ملاحظہ فرمایئے۔ یہ قادیانیوں کے اس فرقے کا بانی ہے جو مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتا بلکہ صرف مجدد تسلیم کرتا ہے۔ لاہوری صاحب لکھتے ہیں: ایک قول حضرت عائشہ صدیقہ کا پیش کیا جاتا ہے جس کی سند کوئی نہیں قولوا خاتم النبیین و لا تقولوا لا نبی بعدہ (بیان القرآن جلد ۳ صفحہ ۱۵۱۶)۔ آگے محمد علی صاحب لمبی بحث کرتے ہیں اور اس قول کی سخت تردید کرتے ہیں۔

قادیانیوں کے سوال میں ایک جملہ یہ ہے کہ: ”بعض لوگ حدیث لا نبی بعدی کا قرآن کریم کے بالکل خلاف یہ ترجمہ کرتے ہیں“۔ قادیانیوں کی ہیرا پھیری صاف نظر آ رہی ہے کہ حضور کریم ﷺ کی امت کے سو فیصد لوگوں کو بعض لوگ کہہ دیا ہے۔ ہر مفسر اور ہر محدث نے اس حدیث کا وہی معنی بیان کیا ہے جو قادیانیوں کو قرآن کے خلاف نظر آ رہا ہے۔ دراصل وہ قرآن کے خلاف نہیں بلکہ قادیانیوں کے خلاف ہے۔ چنانچہ ہم الشفاء وغیرہ کے حوالہ سے پوری امت کا اجماع نقل کر چکے ہیں۔

قادیانی سوال:۔ حضرت ابن قتیبہ اور ملا محمد طاہر گجراتی فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول لا نبی بعدی کے منافی نہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ کی مراد یہ ہے کہ کہ ایسا نبی نہیں ہو گا جو آپ ﷺ کی شریعت کو منسوخ کرے (تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵)۔

جواب:۔ یہ عبارت نقل کرنے میں آپ نے بددیانتی سے کام لیا ہے۔ چنانچہ ملا طاہر گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کی اصل عربی عبارت اس طرح ہے:

عیسیٰ انہ یقتل الخنزیر و یکسر الصلب و یزید فی الحلال ای یزید فی حلال نفسہ بان

یتزوج و یولد له و کان لم یتزوج قبل رفعه الی السماء فزاد بعد الهبوط فی الحلال فحینئذ یومن کل احد من اهل الکتاب للیقین بانه بشر، و عن عائشة قولوا خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعده و هذا ناظر ا الی نزول عیسیٰ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑیں گے اور اپنے ذاتی حلال یعنی نکاح میں اضافہ کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی جب کہ آپ نے آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے شادی نہیں کی تھی اور نیچے اترنے کے بعد اس حلال چیز کا اضافہ کریں گے، اب تمام اہل کتاب ان پر ایمان لائیں گے اور ان کی بشریت کا یقین کریں گے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ خاتم الانبیاء کہو اور لا نبی بعدہ نہ کہو، یہ بات ام المومنین نے حضرت عیسیٰ کے نزول کے پیش نظر فرمائی ہے (مجمع البحار جلد ۵ صفحہ ۵۰۲ تکملہ)۔

اس عبارت کو بار بار پڑھیے۔ ساری صورت حال کیا تھی اور آپ نے اسے کیا بنا ڈالا؟ آپ نے نزول مسیح والی بات کو کیوں چھپایا؟ نیز عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانے سے پہلے نکاح نہ کرنا اور بعد میں آکر نکاح کرنا مرزا قادیانی کی مسیحیت کو باطل ثابت کر رہا ہے، آپ نے اس بات کو کیوں چھپایا؟ بینوا و توجروا

قادیانی سوال:۔ حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مطلق نبوت نہیں اٹھائی گئی۔ محض تشریعی نبوت ختم ہوئی ہے۔ اور آنحضرت ﷺ کے قول مبارک لا نبی بعدی و لا رسول سے مراد صرف یہ ہے کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو نئی شریعت لے کر آئے (الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۲۴)۔

جواب:۔ جس کتاب الیواقیت والجواہر کا آپ نے حوالہ دیا ہے اس کی عبارت سے پہلے کیا تھا اور بعد میں کیا تھا۔ ہم سب کچھ نقل کرتے ہیں پھر آپ اپنے ضمیر کی عدالت میں کھڑے ہو کر اسے جواب دینا کہ آپ نے یہ خیانت کیوں فرمائی؟

آپ نے جو عبارت نقل کی ہے اس سے پہلے یہ تھا: وحی کا دروازہ ہے جو محمد ﷺ کی وفات کے بعد بند ہو چکا ہے اور قیامت تک کسی کے لیے نہیں کھلے گا، لیکن اولیاء کے لیے الہام کا سلسلہ باقی ہے جس میں تشریع نہیں ہوتی۔ اگر جبریل علیہ السلام کے ذریعے وحی کا سلسلہ باقی ہوتا تو عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد شریعت محمدی کے مطابق فیصلہ نہ کرتے بلکہ جبریل کی لائی ہوئی وحی کے ذریعے فیصلہ کرتے۔

امام شعرانی کی اصل عربی عبارت اس طرح ہے هذا باب اغلق بعد موت محمد ﷺ فلا یفتح لاحد الی یوم القیامة ولکن بقی للاولیاء وحی الالهام الذی لا تشریع فیه الخ (الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۳۷۲)۔

یہ فرما رہے ہیں کہ اب وحی کا دروازہ قیامت تک کے لیے بند ہے جب کہ آپ کے مرزا صاحب پانچ جلدوں میں اپنی وحی کی کتاب براہین احمدیہ اٹھائے پھرتے ہیں۔ امام شعرانی فرما رہے ہیں کہ وحی نہیں بلکہ الہام جاری رہیں گے۔ بتائیے وحی کی نفی اور الہام کا اثبات کیا بتا رہا ہے؟ امام شعرانی فرما رہے ہیں کہ جن لوگوں کو الہام ہوگا وہ اولیاء ہوں گے۔ بتائیے امام

شعرانی نے انہیں نبی کیوں نہیں کہا؟ امام شعرانی فرمارہے ہیں کہ ان اولیاء کے الہام میں شریعت نہیں ہوگی۔ بتائیے تشریع کا معنیٰ کیا ہوا؟ آپ نے تشریعی نبی سے صاحب کتاب ہونے کا جو فراڈ چلا رکھا ہے وہ کھلا گیا کہ نہیں؟ تشریع سے مراد نبوت والی وحی ثابت ہوگئی کہ نہیں خواہ اس کا تعلق نئی شریعت سے ہو یا اسی شریعت کی وضاحت ہو؟

آپ نے جو امام شعرانی کی عبارت نقل کی ہے، اب دیکھئے کہ اس کے بعد انہوں نے کیا لکھا تھا جسے آپ نے ہڑپ کرلیا۔ فرماتے ہیں:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز فرمایا کرتے تھے کہ انبیاء کو نبوت کا نام دیا گیا ہے اور ہمیں لقب، یعنی نبی کا نام ہم سے ہٹا دیا گیا ہے، اگرچہ اللہ تعالیٰ ہمیں باطنی طور پر اپنے کلام اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کے معانی بتاتا ہے۔ ایسے مقام کے لوگوں کو انبیاء کی بجائے اولیاء کا نام دیا گیا ہے۔ **حجر علینا اسم النبی مع ان الحق یخبرنا فی سرائرنا بمعانی کلامه و کلام رسوله صلی الله علیه وسلم و یسمی صاحب هذا المقام من انبیاء : الاولیاء** الخ (الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۳۷۴)۔

بتائیے آپ نے یہ سب باتیں کیوں چھپائیں؟ اس سے بھی آگے پڑھیے۔ امام شعرانی علیہ الرحمہ اسی سے آگے ایک سوال اٹھا کر خود ہی اس کا جواب دیتے ہیں۔

سوال:۔ **ما الحکم فی تشریع المجتهدین؟** یعنی اجتہاد کرنے والے علماء کی تشریع کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:۔ **ان المجتهدین من لم یشرعوا شیئا من عند انفسهم و انما شرعوا ما اقتضاه نظرهم فی الاحکام فقط** الخ یعنی مجتہدین نے اپنے پاس سے کسی چیز کو شریعت میں داخل نہیں کیا بلکہ ان کا اجتہاد قرآن وسنت کے احکام کی روشنی میں ہے (حاصل الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۳۷۴)۔

امام شعرانی علیہ الرحمہ کے سوال جواب کی اس عبارت کو بار بار پڑھیے۔ خصوصاً قادیانی عوام سے درخواست ہے کہ اس پر اچھی طرح غور کریں۔ آپ کے پیشوا جو فراڈ آپ کو لگا رہے ہیں آپ خود اسے سمجھ جائیں گے۔ اس عبارت میں مجتہدین کے اجتہاد کو بھی تشریع کہا گیا ہے۔ جس سے صاف واضح ہوگیا کہ تشریع سے مراد قرآن کے مقابلے پر نئی کتاب نہیں ہوتی بلکہ تشریع سے مراد شریعت کی وضاحت کرنا ہوتی ہے اور یہ وضاحت وحی اور نبوت کے ذریعے کرنا بند ہے اور اجتہاد و الہام کے ذریعے کرنا جاری ہے۔ قادیانی جہاں کہیں بھی تشریع کا لفظ پکڑ لیتے ہیں ہر جگہ تشریع سے علماء کی یہی مراد ہوتی ہے۔ ہمارے اس پیراگراف نے قادیانیت کے اس فریب کو دفن کر کے رکھ دیا ہے اور صوفیاء کی بات صوفیاء ہی کی زبان سے واضح کردی گئی ہے۔

آپ نے علماء کی جتنی بھی عبارتیں پیش کی ہیں ان میں آپ نے اسی لفظ سے دھوکا دیا ہے اور اس ایک لفظ کی وضاحت آ

جانے کے بعد اصولی طور پر آپ کی تمام عبارات کی تردید ہوگئی ہے۔

قادیانی سوال:۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے اس قول لا نبی بعدی سے ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ جو نبوت اور رسالت ختم ہوگئی ہے وہ حضور ﷺ کے نزدیک نئی شریعت والی نبوت ہے (قرۃ العینین صفحہ ۳۱۹)۔

جواب:۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت میں نئی شریعت والی نبوت کا لفظ موجود نہیں ہے اور آپ نے حوالہ نقل کرنے میں بددیانتی سے کام لیا ہے۔ شاہ صاحب کی اصل عبارت اس طرح ہے:

فعلمنا بقوله عليه الصلوة والسلام لا نبی بعدی ولا رسول ان النبوة قد انقطعت و الرسالة ، انما يريد بها التشريع ، فلما كانت النبوة اشرف مرتبه و اكملها ، ينتهي اليها من اصطفاه الله سبحانه تعالى من عباده، علمنا ان التشريع فی النبوة امر عارض بكون عيسى عليه السلام ينزل فينا حكما من غير تشريع وهو نبی بلا شک و خفيت مرتبة النبوة فی الحق بانقطاع بالتشريع یعنی ہم نے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمان لا نبی بعدی ولا رسول سے جان لیا کہ نبوت اور رسالت منقطع ہو چکی ہے۔ اس سے مراد تشریع ہے۔ جب کہ نبوت اس کا اشرف واکمل مرتبہ ہے، اللہ سبحانہ وتعالی کے چنے ہوئے بندے ہی اس تک پہنچتے ہیں، ہمیں معلوم ہوگیا کہ نبوت میں تشریع ایک عارضی امر ہے، عیسیٰ علیہ السلام کے ہم میں تشریع کے بغیر نازل ہو کر فیصلہ کرنے سے، حالانکہ وہ بلاشبہ نبی ہیں، اور تشریع کے منقطع ہو جانے کی وجہ سے ان کا مرتبہ نبوت پوشیدہ ہوگیا (قرۃ العینین صفحہ ۳۱۹)۔

حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی عبارت کو بار بار پڑھیے۔ اگر تشریع سے مراد نئی شریعت والی نبوت ہو تو شاہ صاحب کی عبارت "جب کہ نبوت اس کا اشرف واکمل مرتبہ ہے" بے معنی ہو جائے گی۔ واضح ہوگیا کہ یہاں فی التشریع سے مراد "شرعی معنی میں" ہے۔ لغوی اعتبار سے نبأ سے خبر دینا ہوتا ہے اور رسول سے مراد پیغام پہنچانے والا ہوتا ہے، اور شرعی معنی میں نبی اور رسول سے مراد اللہ کا چنا ہوا نبی اور رسول ہوتا ہے۔

یہ بھی واضح ہوگیا کہ شاہ صاحب نے یہ بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے پیش نظر فرمائی ہے۔

قادیانی سوال:۔ حضرت حافظ برخوردار صاحب لکھتے ہیں کہ: اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو نئی شریعت لے کر آئے، ہاں اللہ چاہے انبیاء، اولیاء میں سے (حاشیہ نبراس از برخوردار صفحہ ۴۴۵)۔

جواب:۔

(۱)۔ حافظ برخوردار صاحب کی عبارت کا جس طرح آپ نے ترجمہ کیا ہے اس سے ظاہر ہو رہا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد نئی شریعت والا نبی بھی آ سکتا ہے۔ تشریع کی نفی کے بعد ہاں مگر اللہ جسے چاہے کا یہی مطلب بنے گا۔ اب یہ مصیبت کس پر پڑی؟

(۲)۔ عبارت کا صحیح مطلب یہ ہے کہ شرعی معنی میں نبی نہیں آسکتا اور یہ استثنی منقطع ہے۔

(۳)۔ آپ نے اس عبارت کا ترجمہ کرنے میں بددیانتی بھی کی ہے۔ اصل عبارت اس طرح ہے۔

والمعنی لا نبی بعدی التشریع بعدی الا ما شاء اللہ من انبیاء الاولیاء ان الحق سبحانہ یخبرھم فی سرائرھم بمعانی کلامہ ...... و قد کان الشیخ عبدالقادر الجیلانی ، یقول اوتی الانبیاء اسم النبوۃ و اوتینا اللقب ای حجر علینا اسم النبی مع ان الحق سوی یخبرنا فی سرائرنا بمعانی کلامہ و کلام رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم و یسمیٰ صاحب ھذا المقام من انبیاء الاولیاء

ترجمہ: لا نبی بعدی سے مراد آپ کے بعد تشریع کا نہ ہونا ہے، سوائے اس کے جو اللہ چاہے اولیاء کے نبیوں میں سے۔ بے شک اللہ تعالیٰ انہیں خفیہ طور پر اپنے کلام کے معانی بتاتا ہے...... حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے تھے کہ نبیوں کو نبوت کا نام دیا گیا ہے اور ہمیں لقب یعنی ہم سے نبی کا نام ہٹالیا گیا ہے، باوجودیکہ اللہ تعالیٰ ہمیں خفیہ طور پر اپنے کلام کے معانی اور اپنے ﷺ کے کلام کے معانی بتاتا ہے۔ اس مقام والے کا نام ولایت کا نبی ہے (حاشیہ برخوردار صفحہ ۴۴۵)۔

غور کیجیے، الفاظ تھے: من انبیاء الاولیاء آپ نے اسے قرار دیا ہے من الانبیاء والاولیاء۔ بتایئے آپ نے انبیاء پر ال کیوں لگایا؟ اور انبیاء کو اولیاء کی طرف مضاف کیا گیا تھا مگر آپ نے ان کے درمیان عطف کیوں بنایا؟

انبیاء الاولیاء سے مراد ہے وہ اولیاء جو روحانی طور پر مرتبہ نبوت کو پہنچ جائیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں جو نہ تو نبی ہیں اور نہ ہی شہید مگر قیامت کے دن نبی اور شہید بھی ان کا مرتبہ دیکھ کر رشک کریں گے ان من عباد اللہ لاناس ماھم بانبیاء ولا الشھداء یغبطھم الانبیاء والشھداء یوم القیامۃ بمکانتھم عند اللہ (ابوداؤد)۔

بتایئے آپ نے یہ بددیانتی کیوں کی؟

(۴)۔ اس سے آگے اس بات کی وضاحت بھی موجود ہے کہ انبیاء الاولیاء سے کیا مراد ہے؟ حضور غوث اعظم فرمارہے ہیں کہ ہم لوگ انبیاء الاولیاء ہیں۔ ویسمی صاحب ھذا لمقام من انبیاء الاولیاء

بتایئے آپ نے یہ اگلی عبارت نقل کیوں نہ کی اور حق کو واضح کیوں نہ ہونے دیا؟ کیا سیدنا غوث اعظم قدس سرہ کے یہ الفاظ نبوت کا دعوٰی ہیں؟ معاذ اللہ۔ کیا آپ حضور غوث اعظم کو نبی مانتے ہیں؟

قادیانی سوال:۔ حضرت محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں کہ : قول رسول کی رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی ہے۔ میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ کوئی نبی، سے مراد یہ ہے کہ اب ایسا نبی نہیں ہوگا جو میری شریعت کے مخالف شریعت پر ہو۔ بلکہ جب بھی کوئی نبی ہوگا تو وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت ہوگا (فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۳)۔

جواب:۔حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے پیش نظر فرمائی ہے۔چنانچہ اس عبارت کے اگلے الفاظ یہ ہیں جنہیں آپ نے ہضم کرلیا ہے:فانه لا خلاف ان عيسى عليه السلام نبى و رسول و انه لا خلاف انه ينزل فى آخر الزمان یعنی اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی اور رسول ہیں اور اس میں بھی کوئی اختلاف نہیں کہ وہ آخری زمانے میں نازل ہوں گے(فتوحات مکیہ جلد۲ صفحہ ۶)۔

فرمایئے! آپ نے مکمل عبارت نقل کیوں نہیں کی؟ اس لیے کہ نزول مسیح علیہ السلام کی بات نقل کرنے سے مرزا صاحب کا بستر گول ہو رہا تھا۔

حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اسی صفحے پر مزید لکھتے ہیں :و كذلك كان هارون ، فسددنا باب اطلاق لفظ النبوة على هذا المقام مع تحققه لئلا يتخيل متخيل ان المطلق لهذا اللفظ يريد نبوة التشريع فيغلط یعنی یہی معاملہ حضرت ہارون علیہ السلام کا بھی ہے۔بس ہم نے مرتبے کے تحقق کے باوجود اس مقام پر نبوت کے لفظ کو استعمال کرنے کا دروازہ بند کردیا ہے، تاکہ خیال کرنے والا اس لفظ کو استعمال ہوتا ہوا دیکھ کر تشریعی نبوت نہ سمجھ بیٹھے اور غلطی نہ کھائے(فتوحات مکیہ جلد۲ صفحہ ۶)۔

بتایئے آپ نے شیخ اکبر کی یہ عبارت کیوں چھپائی؟ اور کیا شیخ اکبر علیہ الرحمت نے اس عبارت میں قادیانی مذہب کی دھجیاں بکھیر دی ہیں کہ نہیں؟

قادیانی سوال:۔حضرت ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ: خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ ﷺ کے دین کو منسوخ کرے اور آپ کا امتی نہ ہو(الموضاعات الکبریٰ صفحہ ۲۹۲)۔

جواب:۔یہاں بھی آپ نے اپنی روایتی بددیانتی کا ثبوت دیا ہے۔موضوعات کبیر میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیش نظر یہ بات لکھی گئی ہے اور حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ خود لکھتے ہیں کہ دعوى النبوة بعد نبينا صلى الله عليه وسلم كفر بالاجماع یعنی ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے(شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۶۴)۔

اس عبارت پر غور کیجیے۔ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نبوت کا دعویٰ کرنے کی بات کر رہے ہیں اور اسے کفر قرار دے رہے ہیں اور اس کے کفر ہونے پر اجماع نقل کر رہے ہیں اور نبوت کی کوئی قسمیں بیان نہیں کر رہے جن میں سے کسی کا دعویٰ جائز اور کسی کا ناجائز ہو۔

باقی عبارتوں کا جواب

اہم علماء کی عبارتوں کی وضاحت ہم نے کردی ہے اور قادیانیوں کا فریب ہم نے قدم قدم پر ظاہر کردیا ہے۔باقی علماء ایسے ہیں جن میں کوئی عالم فرقہ مہدویہ کا پیشواء ہے اور کوئی خارجیہ کا پیشوا۔اور جو صحیح العقیدہ ہیں ان میں بعض کی عبارات آپ

نے ادھوری نقل کر دی ہیں۔ ہمارے پاس فرقہ مہدویہ کے پیشواء کی کتاب موجود نہیں، عین ممکن ہے آپ نے وہاں بھی یہی ڈنڈی ماری ہو۔ بعض علماء نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام کے پیش نظر ایسا لکھا ہے اور آپ نے انکی عبارات نقل کرنے میں خیانت سے کام لیا۔

باقی رہا بانی دارالعلوم دیوبند محمد قاسم نانوتوی صاحب کا بیان، تو گزارش ہے کہ اس بیان پر عین اسی دور میں مجددِ وقت حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ نے کفر کا فتویٰ لگا دیا تھا اور اس پر مکہ و مدینہ کے ۳۲ علماء نے دستخط کر دیے تھے۔ اس فتویٰ کا نام حسام الحرمین ہے۔ اس فتوے میں نانوتوی صاحب کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کا نام بھی کفار کی فہرست میں موجود ہے۔ یہ وضاحت بھی آپ کو کرنا پڑے گی کہ آپ نے نانوتوی کا بیان شائع کر دیا مگر ان پر کفر کا فتویٰ کیوں شائع نہیں کیا اور علماءِ اسلام و حرمین کا نانوتوی صاحب اور قادیانی صاحب کو ایک ہی صف میں کھڑا کر دینا کیوں چھپایا؟

آپ نے اپنے سوالنامہ میں صحابہ کا لفظ لکھا ہے جبکہ تفصیل دیتے وقت کسی ایک صحابی کا قول بھی نقل نہیں کیا۔ صرف ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول پیش کیا ہے اور اسے بھی نقل کرنے میں دیانت داری سے کام نہیں لیا۔ جب کہ ام المومنین صحابہ کو نہیں کہتے بلکہ وہ محض اکیلی صحابیہ ہیں رضی اللہ عنہا۔

حرفِ آخر

صاحبِ شریعت، تشریعی اور غیر تشریعی میں فرق:

صاحبِ شریعت نبی سے مراد ہے نئی شریعت لے کر آنے والا نبی۔ اسی کو عام طور پر رسول بھی کہتے ہیں۔ جب کہ تشریعی نبی سے مراد نبی اور رسول دونوں ہوتے ہیں۔ یہ سب اپنی نبوت یا رسالت کا اعلان کرتے ہیں اور ان پر وحی نازل ہوتی ہے اور ان کی نبوت اور رسالت کا انکار کفر ہوتا ہے۔

غیر تشریعی سے مراد اولیاء ہوتے ہیں جن میں نبوت کے کمالات اور اس کی استعداد موجود ہوتی ہے مگر ختم نبوت کے پیش نظر انہیں نبوت کا اعلان کرنے کی اجازت نہیں۔ جیسے چاروں خلفائے راشدین۔ ان میں وہ سابقہ انبیاء بھی شامل ہیں جو اس وقت زندہ ہیں اور دنیا میں ہمارے نبی کریم ﷺ کی نبوت کے ماتحت ہیں یا ہوں گے۔ جیسے حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

یہ علماء و صوفیاء علیہم الرضوان کی خاص اصطلاحات ہیں جنہیں سمجھنے میں قادیانیوں کو سخت دھوکا لگا ہے۔ چنانچہ قادیانیوں کے سوالات کے جوابات پڑھ کر آپ نے سمجھ لیا ہوگا کہ ہم نے بالکل حق بات لکھی ہے اور قادیانیوں نے ہر عبارت میں یہی غلطی کھائی ہے یا پھر عبارات ادھوری نقل کر کے بددیانتی کا مظاہرہ بھی کیا ہے۔

☆☆☆☆ ☆☆☆☆ ☆☆☆☆